نقش آغاز　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　راشد الحق سمیع حقانی

اے این پی کی منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس
اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا دوٹوک مؤقف

عدم تشدد کی نام نہاد علمبردار بر سر اقتدار عوامی نیشنل پارٹی نے پانچ سال تک ایوانِ اقتدار کے بلند و بالا بام ودر سے پاکستانی عوام اور خصوصاً صوبہ خیبر پختونخوا کے قتل عام کا نہ صرف بھرپور تماشہ کیا بلکہ اپنے انتخابی لال نشان کے زیر اثر اپنے دونوں ہاتھ شہیدوں کے خون سے خوب رنگین کئے اور ان معصوموں کے خونِ ناحق سے ہولی بھی کھیلتی رہی اور مسلسل پانچ سال تک کرپشن، مہنگائی، بدامنی کے ساتھ ساتھ دینی حلقوں خصوصاً علماء، طلباء اور ائمہ مساجد اور پُر امن شہریوں کا خون چوستی رہی۔ پھر دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں امریکہ کی حواری بن کر کروڑوں اربوں ڈالروں کے عوض مسلمانوں، پاکستانیوں اور خصوصاً پشتونوں کے عزت وناموس کا سودا کرتی رہی۔ بہرحال پانچ سال تک جنگ وقتل عام کے بعد جب اے این پی کے اقتدار کی شام ہونے والی ہے اور اس کا خون آلودہ آفتاب غروب ہونے کو ہے تو ایسے حالات میں آل پارٹیز امن کانفرنس بلانے کا مقصد ''انتخابات'' کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟ ظاہر ہے اب جبکہ انتخابات کی آمد آمد ہے اور مفادات کی فصلیں اچھی طرح پک چکی ہیں اور ساتھ ساتھ فصلی بٹیروں نے منڈیریں تبدیل کردی ہیں، کوئی ''امن'' کا دانہ بکھیرتا ہے کوئی مذاکرات کا، کوئی روٹی کپڑا اور مکان کا تو کوئی آزادانہ احتساب کا اور نئے صوبوں کا قیام کا؟ الغرض ۶۰ سال سے یہ ڈرامہ جاری ہے۔ اور ہم پوری قوم ہر روز اس ڈرامے کا کوئی نہ کوئی سین دیکھ کر اگلے کا انتظار کرتے ہیں۔

عوامی نیشنل پارٹی کی ''آل پارٹیز کانفرنس'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی لہٰذا ملک کی تمام سیاسی قیادت نے خوشدلی اور نیم خوشدلی کے ساتھ اس میں بلاتفریق شرکت کی۔ ANP کے رہنماؤں کی پرزور دعوت پر جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ اور متحدہ دینی محاذ کے کنوینر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بھی طویل مشاورت اور ساتھی جماعتوں کے مشورے سے اس میں شرکت کی اور انتہائی دلیرانہ وجراتمندانہ انداز میں دوٹوک الفاظ میں اپنا موقف پیش کیا۔ ذیل میں حضرت مولانا صاحب مدظلہ کی تقریر کے کچھ اہم اقتباسات اس اہم موضوع (''دہشت گردی'' امن اور طالبان سے مذاکرات) کی مناسبت سے ان ادارتی صفحات میں شامل اشاعت کئے جارہے ہیں۔

اے این پی کی آل پارٹیز کانفرنس میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا دوٹوک اور واشگاف خطاب

۱۴ فروری ۲۰۱۳ء (اسلام آباد) ''جمعیت علماء اسلام کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے آل پارٹیز

سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دہشتگردی، بدامنی اور ملک کو درپیش تمام بحرانوں کا ایک ہی حل ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس میں شریک تمام قومی، سیاسی اور مذہبی جماعتیں یک زبان ہو کر ملک کو امریکی تسلط سے آزاد کرانے اور ملک کو امریکی ونیٹو جنگ سے نکل جانے کا مطالبہ کریں۔ یہی اول اور آخر دیرپا حل ہے ورنہ کانفرنسوں، سیمناروں، فتوؤں اور جلسوں سے دہشتگردی ختم ہوگی نہ کراچی اور بلوچستان میں آگ بجھے گی نہ صوبہ خیبر پختونخواہ اور قبائل میں امن قائم ہوگا میں نے پہلے بھی بارہا کہا ہے کہ کنواں میں جب تک نجاست رہے گی اور اسے پاک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کنوئیں سے نجاست باہر نکالی جائے صرف پانی نکالنے سے کنواں پاک نہیں ہوگا۔ یہی حال دہشت گردی کا ہے کہ جب تک امریکہ کو اس خطے سے باہر نہیں کیا جائے گا اس وقت تک پاکستان وافغانستان میں امن کا قیام ناممکن رہے گا۔ ہم نے پارلیمنٹ اور سرکاری آل پارٹیز کانفرنسز میں تین دفعہ قراردادوں کے ذریعہ مسئلہ کا حل پیش کیا مگر اے این پی اور دیگر حکومتی اتحادیوں نے حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے انہیں نافذ کرانے پر زور نہیں دیا اور پانچ سال تک امریکی قتل عام اور ڈرون حملوں پر خاموش رہے۔ ہم نے ان ہی مقاصد کیلئے دفاع پاکستان کونسل قائم کی اور آپ سب کو بار بار دعوت بھی دی مگر آپ سب امریکی ناراضگی مول لینے کیلئے تیار نہ ہوئے اور اس پلیٹ فارم سے دور رہے ورنہ آج پوری قوم ان حالات کا سامنا نہ کرتی۔ مولانا نے افغان طالبان کے حوالے سے فرمایا کہ پھٹے پرانے کپڑوں اور ہوائی چپل پہنے ہوئے بے وسائل افغانی طالبان نے دنیا کی بڑی سپر پاور امریکہ کو شکست کھانے پر مجبور کیا اور پوری امت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آج ہمیں انہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔ اس موقع پر حضرت مولانا نے اے این پی کے سربراہ اسفندیار ولی کو مخاطب کر کے کہا آپ کے دادا باد شاہ خان نے انگریزی سامراج کے خلاف ہمارے بزرگوں شیخ الہندؒ وغیرہ کے ساتھ ملکر اور ان سے رہنمائی حاصل کر کے آزادی کی جنگ لڑی مگر روس کے خلاف جنگ میں آپ نے ہمیں اکیلا چھوڑ دیا اور اب امریکہ کے خلاف جہاد میں بھی آپ کی جماعت نے تائید کے بجائے لعن طعن کا سلسلہ شروع کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ آیئے آج ہم سب پھر ملکر امریکی سامراج کے خلاف ایک ہو جائیں۔ اور سب مل کر ڈرون حملوں کے خلاف شدید احتجاج کریں اور اسے بند کرانے پر زور دیں۔ اب جبکہ امریکہ جا رہا ہے اور بھاگتے چور کی لنگوٹی کی طرح اس سے ہزاروں بے گناہ انسانوں کے قتل پر خون بہا اور تاوان جنگ کا مطالبہ کیا جائے اور لاکربی طیارے کے مسئلے کی طرح اسے بھی عالمی ادارہ انصاف کے کٹہرے میں لے جایا جائے۔ اور ان سے شہیدوں اور تمام تر تباہی و بربادی کا حساب طلب کیا جائے۔ اس موقع پر حضرت مولانا نے فرمایا کہ ان تمام مسائل میں اے این پی کے ساتھ ہمارے موقف میں زمین آسمان کا فرق ہونے کے باوجود بھی ہم نے تمام تحفظات کو چھوڑ کر اجلاس میں شرکت کی کہ ہم مسئلہ کا پر امن اور دیرپا حل چاہتے ہیں اور اس کا راستہ صرف اور صرف نیک نیتی پر مبنی تمام فریقوں سے مذاکرات اور بیرونی طاقتوں سے ملک کو آزادی دلانا ہے۔ تب ہی صوبے اور ملک میں امن قائم ہوگا اور پر امن انتخابات کی راہ ہموار ہوگی۔ ورنہ اگر حکومت نیک نیتی کے بجائے صرف خانہ پری اور وہی پرانی غلامی کی ڈگر پر چلتی رہی تو حالات صوبے اور ملک میں مزید بگاڑ اور خانہ جنگی کی طرف خدانخواستہ جاسکتے ہیں۔ لہٰذا ان گزارشات پر کھلے دل سے سیاسی جماعتوں اور حکومت کو غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کا حامی و ناصر ہو اور اسے غلامی سے نجات دلائے“